لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

فیملی کورٹس ایکٹ ۱۹۶۴ء کے تحت مقدمات کے اندراج کا طریقہ کار

نکاح، طلاق اور دیگر متعلقہ مسائل کے جلد تصفیہ کو ممکن بنانے کیلئے فیملی کورٹس ایکٹ ۱۹۶۴ء کے تحت الگ عائلی عدالتیں قائم ہیں اور ایسے مقدمات کی سماعت کیلئے الگ ضابطہ کار مقرر ہے جس کی رو سے عدالتیں اس بات کی بھی پابند ہیں کہ وہ فریقین کے مابین مصالحت کرانے کی کوشش کریں۔

فیملی کورٹس ایکٹ کی دفعہ ۵ کی رو سے عائلی عدالتوں کو ان تمام امور سے متعلق تنازعات کی سماعت کا اختیار حاصل ہے جو اس کے شیڈول اول و دوم میں مندرج ہیں۔

شیڈول اول میں حسب ذیل امور شامل ہیں۔

(۱) تنسیخ نکاح بشمول خلع (dissolution of marriage including khula)

(۲) مہر (dower)

(۳) نفقہ (maintenance)

(۴) اعادہ حقوق زوجیت (Restitution of conjugal rights)

(۵) بچوں کی تحویل اور حق ملاقات (custody of children and the visitation rights of parents)

(۶) بچوں کی ولایت (guardianship)

(۷) غلط دعویٰ ازدواج (Jactitation of marriage)

(۸) جہیز (dowery) اور

(۹) عورت کا ذاتی مال و اشیاء (personal property and belonging of a wife)

شیڈول دوم میں تعزیرات پاکستان کی حسب ذیل دفعات کے تحت آنے والے جرائم اور ان کی ترغیب و معاونت شامل ہیں۔

(۱) دفعہ ۳۳۷۔(اے) (i) (سر اور چہرے کو معمولی زخمی کرنا) (شجہ خفیفہ)

(۲) دفعہ ۳۳۷ (ایف) (i) (سر اور چہرے کے علاوہ کوئی اور ایسے زخم، جن میں جلد پھٹ کر خون بہہ نکلے) (دامیہ)

(۳) دفعہ ۳۴۱ (مزاحمت بے جا)

(۴) دفعہ ۳۴۲ (خفیہ طور پر حبس بے جا میں رکھنا)

(۵) دفعہ ۳۵۲ (حملہ یا جبر کا استعمال) اور

(۶) دفعہ ۵۰۹ (عورت کی توہین کرنا)

مندرجہ بالا جرائم کی سماعت کیلئے عائلی جج کو وہ تمام اختیارات حاصل ہیں جو ضابطہ فوجداری کے تحت مجسٹریٹ کو حاصل ہیں۔

مقدمہ دائر کرنے کا طریقہ کار: ۔ فیملی کورٹس ایکٹ کی دفعہ ۷ کی رو سے عائلی عدالت میں مقدمہ دائر کرنے کیلئے ایک عرضی دعویٰ بمعہ فہرست گواہان پیش کیا جاتا ہے جس کے ساتھ اس دستاویز یا دستاویزات کو بھی پیش کیا جانا ضروری ہے جس یا جن کی بنیاد پر دعویٰ دائر کیا جاتا ہے یا جن پر تکیہ کیا جاتا ہے۔ تاہم اگر ایسی دستاویز یا دستاویزات مدعی کے قبضہ یا اختیار میں نہ ہوں تو عرضی دعویٰ کے ساتھ ان کی فہرست منسلک کی جائے گی۔ دفعہ ۸ کی رو سے عرضی دعویٰ دائر کئے جانے کے بعد عدالت مدعا علیہ کیلئے پیشی کی تاریخ مقرر کرتی ہے جو ۳۰ دن سے موخر نہیں ہوگی، جس کے لئے مدعا علیہ کو سمن جاری کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں عرضی دعویٰ دائر کئے جانے کے تین دن کے اندر عدالت کی طرف سے مدعا علیہ کو اور متعلقہ یونین کونسل کو مقدمے کا نوٹس بھی بذریعہ رجسٹری یا بذریعہ پیغام رسانی (courier service) یا دونوں ذرائع سے ارسال کیا جاتا ہے اور عرضی دعویٰ، فہرست گواہان اور دستاویزات کی نقول بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ نوٹس وغیرہ کے اجراء کا خرچہ مدعی کے ذمہ ہوتا ہے جو مقدمہ دائر کرتے وقت عدالت میں جمع کیا جاتا ہے۔ دفعہ ۹ کی رو سے مدعی اور مدعا علیہ دونوں عدالت کی طرف سے مقرر کی گئی تاریخ پر عدالت کے سامنے پیش ہونگے اور مدعا علیہ بھی اپنے دفاع میں جواب دعویٰ، فہرست گواہان اور دیگر دستاویزات عدالت کے سامنے پیش کرے گا جنکی نقول مدعی کو بھی فراہم کی جائیں گی۔ اگر دعویٰ تنسیخ نکاح یا نان ونفقے کا ہو تو مدعا علیہ اپنے جواب دعویٰ میں عدالت سے اعادہ حقوق زوجیت کا مطالبہ بھی کرے گا جو اس کی طرف سے عرضی دعویٰ شمار ہوگا اور اس مقصد کیلئے الگ دعویٰ دائر نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح شوہر کی طرف سے اعادہ حقوق زوجیت کے دعوے کی صورت میں بیوی اپنے جواب دعویٰ میں تنسیخ نکاح اور خلع کی بنیاد پر علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے جو اس کی طرف سے عرضی دعویٰ شمار ہوگا اور اس مقصد کیلئے الگ مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا۔

خلع: ۔ جس طرح شریعت نے مرد کو طلاق کا حق دیا ہے اسی طرح عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ حدود اللہ پر قائم رہتے ہوئے شوہر کی زوجیت میں نہیں رہ سکتی تو شوہر سے حاصل کردہ مالی مفادات واپس کر کے اس کی زوجیت سے آزاد ہو سکتی ہے جسے خلع کہتے ہیں۔ اگر شوہر بدل خلع لے کر اسے اپنی زوجیت سے آزاد کرنے کیلئے آمادہ نہ ہو تو اس کیلئے اس کے خلاف عائلی عدالت میں بغیر کسی اضافی وجوہ کے محض تنسیخ نکاح بنائے خلع کا دعویٰ بھی دائر کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں عائلی عدالت کاروائی مصالحت کی ناکامی پر تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری کر سکتی ہے۔

یکطرفہ کاروائی: ۔ دفعہ ۹ کی رو سے اگر سمن یا نوٹس کی یقینی تعمیل کے باوجود مدعا علیہ مقررہ تاریخ پر عدالت میں پیش نہ ہو تو اس کے خلاف یکطرفہ کاروائی عمل میں لائی جائے گی تاہم اگر مدعا علیہ اگلی تاریخ پر یا اس سے قبل عدالت میں پیش ہو کر حاضر عدالت نہ ہونے کی معقول وجہ پیش کرے تو عدالت اس طرح اس کا موقف سنے گی گویا کہ وہ مقررہ تاریخ پر حاضر ہوا ہو۔ اسی طرح اس قانون کے تحت یکطرفہ ڈگری جاری ہونے کی صورت میں مدعا علیہ کو ڈگری کی مصدقہ نقل کے ساتھ یکطرفہ ڈگری کا نوٹس دیا جائے گا جس کے ۳۰ دن کے اندر مدعا علیہ اسی عدالت میں اس ڈگری کی منسوخی کیلئے درخواست دائر کر سکتا ہے اور اگر وہ عدالت کو مطمئن کر سکے کہ اسے جاری شدہ سمن یا نوٹس کی تعمیل نہیں ہوئی ہے یا یہ کہ اس کے حاضر عدالت نہ ہونے کی معقول وجوہات موجود ہیں تو عدالت اس یکطرفہ حکم کو منسوخ کرتے ہوئے اگلی پیشی کیلئے تاریخ مقرر کرے گی اور مدعا علیہ کے خرچے پر مدعی کو نوٹس جاری کرے گی۔

فریقین کے درمیان مصالحت اور اس کا طریقہ کار:۔ ناگزیر حالات میں طلاق یا علیحدگی کے شرعی طور پر جائز ہونے کے باوجود اس کے مختلف الجہت منفی اثرات کے پیش نظر شریعت نے اسے ایک ناپسندیدہ فعل قرار دیا ہے اور حتی الوسع ازدواجی رشتے کو قائم رکھنے اور ناچاقی کی صورت میں میاں بیوی کے درمیان مصالحت کرانے کی تاکید کی ہے۔ رائج الوقت عائلی قوانین میں بھی اس کی گنجائش موجود ہے۔ ایک طرف عائلی قوانین آرڈیننس ۱۹۶۱ء کی دفعہ ۷ کی رو سے چیئرمین ثالثی کونسل اس بات کا پابند ہے کہ وہ طلاق کا نوٹس موصول ہونے کے ۳۰ دن کے اندر میاں بیوی کے درمیان مصالحت کیلئے اپنے زیر نگرانی ان کے نمائندگان پر مشتمل ثالثی کونسل کا قیام عمل میں لائیں تو دوسری طرف فیملی کورٹس ایکٹ ۱۹۶۴ء کی دفعہ ۱۰ کی رو سے عدالت بھی اس بات کی پابند ہے کہ مقدمے کی باضابطہ کاروائی شروع ہونے سے پہلے ان کے درمیان مصالحت کی کوشش کرے۔ اس دفعہ کی رو سے عدالت جواب دعویٰ داخل ہونے کے بعد مقدمے کی باضابطہ کاروائی شروع ہونے سے پہلے کیس کی سماعت کیلئے کسی قریبی تاریخ کا تعین کر کے عرضی دعویٰ، جواب دعویٰ، مختصر شہادت اور پیش کردہ دستاویزات کی جانچ پڑتال کرے گی، اگر مناسب سمجھے تو فریقین اور ان کے وکلاء کو بھی سنے گی، تنقیح طلب نکات کا تعین کرے گی اور بقدر امکان فریقین کے درمیان مصالحت کی کوشش کرے گی اور مصالحت میں ناکامی کی صورت میں تنقیحات وضع کر کے شہادتیں قلمبند کرنے کیلئے تاریخ کا تعین کرے گی۔ اسی طرح دفعہ ۱۲ کی رو سے بھی عدالت کو اس بات کا پابند بنایا گیا ہے کہ مقدمے کے دوران فریقین کی شہادتیں قلمبند ہونے کے بعد ۱۵ دن کے اندر دونوں کے درمیان مصالحت کرانے کی دوبارہ کوشش کرے اور اگر مصالحت ممکن نہ ہو تو فیصلہ سنا کر ڈگری جاری کرے۔

طلبی گواہان و قلمبندی شہادت:۔ دفعہ ۱۱ کی رو سے شہادتیں قلمبند کرتے وقت عدالت جس طرح مناسب سمجھے گی فریقین کے گواہوں کی جانچ پرکھ کرے گی۔ مزید برآں عدالت کسی بھی گواہ کو حاضر عدالت کرنے کیلئے سمن جاری کر سکتی ہے بشرطیکہ عدالت مطمئن ہو کہ ایسے گواہ کو عدالت میں حاضر کرنا اس فریق کیلئے ممکن یا قابل عمل نہیں ہے۔ اس کیلئے کوئی بھی فریق تنقیحات وضع ہونے کے تین دن کے اندر عدالت کو درخواست دے گی۔ اسی طرح دفعہ ۱۵ کی رو سے بھی عائلی عدالت کسی شخص کو گواہی دینے کیلئے یا کوئی دستاویز پیش کرنے کیلئے سمن جاری کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۱۳۲(۱) کے تحت حاضری سے مستثنیٰ نہ ہو تاہم اگر عدالت کی نظر میں کسی گواہ کو بروقت یا آسانی کے ساتھ حاضر کرنا مشکل ہو تو وہ اس صورت میں سمن جاری کرنے یا جاری شدہ سمن کو نافذ (enforce) کرنے سے انکار کر سکتی ہے۔ اسی طرح دفعہ ۱۱ کی رو سے گواہان پر جرح کرتے وقت عدالت کسی بھی فریق کو کوئی بھی ایسا سوال کرنے سے منع کر سکتی ہے جو اس کی نظر میں ناشائستہ، توہین آمیز یا بے ہودہ ہو یا جس کا مقصد اس کو بے عزت کرنا یا ایذاء پہنچانا معلوم ہو یا جو غیر ضروری طور پر جارحانہ ہو۔
عدالت کیس کے مفاد میں کسی نکتے تک پہنچنے کیلئے کسی بھی گواہ سے خود بھی کوئی سوال پوچھ سکتی ہے۔ علاوہ ازیں عدالت کسی بھی گواہ کے حلفیہ بیان کو بطور شہادت تسلیم کر سکتی ہے تاہم اگر وہ چاہے تو اسے مزید جانچ پرکھ کیلئے عدالت میں بھی طلب کر سکتی ہے۔

سمن کی تعمیل نہ کرنے والے گواہ کی سزا:۔ دفعہ ۱۵ کی ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے اگر عائلی عدالت نے کسی شخص کو سمن جاری کر کے اسے شہادت دینے کیلئے یا کوئی دستاویز پیش کرنے کیلئے بلایا ہو اور وہ دانستہ اس سمن کی تعمیل نہ کرے تو صفائی کا موقع دینے کے بعد عدالت اسے اس حکم عدولی پر ایک ہزار روپے تک جرمانے کی سزا دے سکتی ہے۔

تصفیہ مقدمات کیلئے تحدیدِ مدت:۔ دفعہ ۱۲ کی رو سے عائلی عدالت تنسیخ نکاح سمیت کسی بھی کیس کا تصفیہ اس کے دائر ہونے کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر کرے گی اور اگر چھ مہینے کے اندر اس کا تصفیہ نہ ہو سکے تو کسی بھی فریق کو حق حاصل ہوگا کہ وہ ہائی کورٹ کو درخواست دے تا کہ وہ جس طرح مناسب سمجھے متعلقہ عائلی عدالت کو ضروری ہدایات جاری کرے۔

نان و نفقے سے متعلق ڈگری کی تنفیذ کا طریقہ کار:۔ نان و نفقہ وغیرہ سے متعلق عائلی عدالت کی جاری کردہ ڈگری کی تنفیذ کا طریقہ کار فیملی کورٹس ایکٹ کی دفعہ ۱۳ میں دیا ہوا ہے۔ اس دفعہ کی رو سے عائلی عدالت ڈگری کے مندرجات ایک مخصوص رجسٹر میں درج کرے گی اور اگر ایسی ڈگری کی تعمیل کرتے ہوئے کوئی رقم یا جائیداد عدالت کی موجودگی میں دوسرے فریق کو ادا کی جائے تو اس کا اندراج بھی مذکورہ رجسٹر میں کیا جائے گا۔ اس کی ذیلی دفعہ ۳ کی رو سے اگر ڈگری کا تعلق رقم کی ادائیگی سے ہو تو مقرر شدہ وقت میں اس کی ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں عدالت کو اختیار ہے کہ مالیہ اراضی کے بقایا جات (Arrears of land revenue) کی طرح اس کی وصولی کیلئے ہدایات جاری کرے تا کہ بعد از وصولی اسے ڈگری دار کو ادا کیا جا سکے۔ تاہم ذیلی دفعہ ۴ کی رو سے ایسی ڈگری کی تنفیذ ضلع جج کی خاص یا عام ہدایت پر کوئی اور دیوانی عدالت بھی کر سکتی ہے۔ ایسی صورت میں متعلقہ شخص یعنی شوہر کے خلاف ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کے حکم نمبر ۲۱ کے تحت کاروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے، باوجود اس کے کہ فیملی کورٹس ایکٹ کی دفعہ ۱۷ کی رو سے قانون ہذا کے تحت کسی بھی قسم کی کاروائی کو قانون شہادت اور دفعہ ۱۰ اور ۱۱ کے ماسوا ضابطہ دیوانی کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح ذیلی دفعہ ۵ کی رو سے عائلی عدالت کی طرف سے جاری شدہ ڈگری کی تعمیل میں ادا کی جانے والی رقم عدالت کی ہدایت کے مطابق قسطوں میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

تنسیخ نکاح کی ڈگری کے اجراء کے بعد کی کاروائی:۔ دفعہ ۲۱ کی رو سے فیملی کورٹس ایکٹ میں موجود کوئی چیز مسلم عائلی قوانین آرڈیننس ۱۹۶۱ کی کسی شق یا اس کے تحت بنے ہوئے قواعد پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ البتہ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس ۱۹۶۱ء کی دفعات ۷، ۸، ۹ اور ۱۰ کے احکام عائلی عدالت کی جاری کردہ تنسیخ نکاح کی ڈگری اور نان و نفقے اور مہر سے متعلق ڈگریوں پر بھی لاگو ہوں گے اور تنسیخ نکاح کی صورت میں ڈگری جاری ہونے کے سات دن کے اندر عدالت اس کی ایک مصدقہ نقل بذریعہ رجسٹری متعلقہ چیرمین کو ارسال کرے گی جس کے موصول ہونے پر اسی طرح کاروائی عمل میں لائی جائے گی گویا کہ چیرمین کو عائلی قوانین آرڈیننس کی دفعہ ۷ کے تحت طلاق کی اطلاع موصول ہوئی ہو۔ ایسی ڈگری چیرمین کو اسکی نقل بھیجے جانے کی تاریخ سے ۹۰ دن کے بعد مؤثر ہوگی اور اگر اس دوران ان کے درمیان مصالحت ہو جائے تو ڈگری مؤثر نہیں رہے گی۔

عبوری حکم دوران مقدمہ:۔ دفعہ ۲۱۔اے کی رو سے عائلی عدالت متنازعہ جائیداد یا کسی فریق کی ایسی جائیداد کی حفاظت و نگہداشت کیلئے عبوری حکم جاری کرے گی جو ڈگری جاری ہونے کی صورت میں اس کی تعمیل کے سلسلے میں ضروری معلوم ہو۔

غیر رجسٹر شدہ نکاح کے بارے میں اطلاع:۔ اگر کسی مقدمے کی کاروائی کے دوران فیملی عدالت کے نوٹس میں یہ

بات آجائے کہ مسلم عائلی قوانین ۱۹۶۱ء کے تحت انعقاد پذیر کوئی نکاح اس قانون کے احکام اور اسکے قواعد کے تحت رجسٹر نہیں کیا گیا ہے تو وہ اس کی تحریری اطلاع اس یونین کونسل کو دے گی جس کی حدود میں وہ نکاح منعقد ہوا تھا۔

اپیل:۔ دفعہ ۱۴ کی رو سے عائلی عدالت کی حیثیت سے ضلعی جج، اضافی ضلعی جج یا حکومتی نوٹیفکیشن کے مطابق اس حیثیت کے کسی اور شخص کے فیصلے یا ڈگری کے خلاف اپیل ہائی کورٹ میں کی جائے گی۔ دیگر صورتوں میں اپیل ضلعی جج کو کی جائے گی۔ تاہم تنسیخ نکاح کی ڈگری ۳۰ ہزار روپے سے کم مالیت کے مہر یا جہیز کی ڈگری اور اسی طرح ایک ہزار روپے سے کم مالیت کے نان ونفقے کی ڈگری کے خلاف اپیل دائر نہیں کی جاسکتی۔

مقدمات کی منتقلی:۔ دفعہ ۲۵۔اے کی رو سے ہائی کورٹ کسی فریق کی درخواست پر یا از خود تحریری حکم کے ذریعے اس ایکٹ کے تحت کوئی مقدمہ یا کاروائی نہ صرف ایک ہی ضلع میں ایک عائلی عدالت سے دوسری عائلی عدالت کو بلکہ ایک ضلع کی عائلی عدالت سے دوسرے ضلع کی عائلی عدالت کو منتقل کر سکتی ہے۔ اسی طرح اس ایکٹ کے تحت کوئی اپیل یا کاروائی ایک ضلعی عدالت سے دوسری ضلعی عدالت کو منتقل کر سکتی ہے اور ضلعی عدالت بھی کسی فریق کی درخواست پر یا از خود تحریری حکم کے ذریعے اس ایکٹ کے تحت کوئی مقدمہ یا کاروائی اسی ضلع میں ایک عائلی عدالت سے دوسری عائلی عدالت کو منتقل کر سکتی ہے یا اپنے پاس منتقل کر کے عائلی عدالت کی حیثیت سے اسے نمٹا سکتی ہے۔ عائلی عدالت میں جج موجود نہ ہونے یا تعطیلات کے علاوہ ۳۰ دن سے زیادہ چھٹی چلے جانے کی صورت میں بھی ضلعی عدالت کسی فریق کی درخواست پر یا از خود تحریری حکم کے ذریعے اسی ضلع میں کیس اس عدالت سے دوسری عدالت کو منتقل کر سکتی ہے یا اپنے پاس منتقل کر کے عائلی عدالت کی حیثیت سے اسے نمٹا سکتی ہے۔ اسی طرح کسی فریق کی درخواست پر دیگر فریقوں کو نوٹس دینے اور انہیں سننے کے بعد یا بغیر کسی نوٹس کے سپریم کورٹ از خود کسی مرحلے پر اس ایکٹ کے تحت ایک صوبے کی کسی عدالت میں زیر سماعت کسی مقدمے، اپیل یا کاروائی کو کسی دوسرے صوبے کی بااختیار عدالت کو منتقل کر سکتا ہے۔ منتقلی مقدمات کی صورت میں یہ ضروری نہیں کہ نئے جج کے سامنے کاروائی کا از سر نو آغاز کیا جائے الا یہ کہ اس سلسلے میں اسے تحریری ہدایت موصول ہوئی ہو جس کی وجوہات بھی تحریر میں لائی جائیں گی۔

مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

ریسرچ آفیسر-I

لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

فون نمبر: 051-9208752

فیکس نمبر: 051-9214416

ای میل: ljcp@ljcp.gov.pk